قرآنِ پاک اور حروفِ سبعہ پر اس کا نزول

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدُالواحِد

انوارِ مدینہ کے گزشتہ شماروں میں شائع شدہ مضمون "تحفہ اصلاحی" کی ایک قسط میں قرآن پاک کے حروف سبعہ پر نازل کیے جانے کے بارے میں ایک بحث مذکور تھی۔ اس بحث سے متعلق جو اشکالات واعتراضات وارد ہو سکتے تھے ان کو دُور کرنے کے لیے یہ تحریر پیشِ خدمت ہے۔

سبعۂ احرف سے متعلق روایتوں کو اگر دیکھا جائے تو دو قسم کی ہیں۔ ایک وہ ہیں جن میں قرآن پاک کے سبعۂ احرف پر نازل کیے جانے کی تصریح ہے۔ دوسری وہ ہیں جن میں اس بات کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اُمّت کی آسانی کی خاطر سات کے عدد تک رعایت کی درخواست فرمائی۔

پہلی قسم وہ حدیثیں جن میں قرآن پاک کے سبعۂ احرف پر نازل ہونے کی تصریح ہے۔

۱۔ روی الحافظ ابو یعلی فی مسنده الکبیر

ان عثمان رضی اللہ عنه قال یوما وهو علی المنبر اذکر اللہ رجلا سمع النبی صلّی اللہ علیه وسلّم قال ان القرآن انزل علی سبعة احرف کلها شاف کاف لما قام فقاموا حتی لم یحصوا فشهدوا ان رسول اللہ صلّی اللہ علیه وسلّم قال انزل القرآن علی سبعة احرف کلها شاف کاف فقال عثمان رضی اللہ عنه وانا اشهد معهم

ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جبکہ وہ منبر پر تھے کہا میں اس شخص کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے سُنا کہ قرآن سات حروف پہ نازل کیا گیا اور وہ تمام حروف کافی وشافی ہیں کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ تو بے شمار لوگ کھڑے ہو گئے اور ان سب نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ قرآن سات حروف پہ نازل کیا گیا ہے اور وہ سب حروف کافی وشافی ہیں تو عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی تمہارے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔

۲۔ وروی البخاری ومسلم ایضا ۔(واللفظ للبخاری)

ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یقول سمعت ھشام بن حکیم یقرأ سورۃ الفرقان فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستمعت لقراءتہ فاذا ھو یقرء ھو علی حروف کثیرۃ لم یقرء نیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکدت اساورہ فی الصلاۃ فانتظرتہ حتی سلم ثم لببتہ بردائہ او بردائی فقلت من اقرأک ھذہ السورۃ فقال اقرء نیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت لہ کذبت فواللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأنی ھذہ السورۃ التی سمعتک تقرؤھا فانطلقت اقودہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی سمعت ھذا یقرأ بسورۃ الفرقان علی حروف لم تقرئ نیھا وانت اقرأتنی سورۃ الفرقان ۔ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارسلہ یاعمر ۔ اقرأ یا ھشام ۔ فقرأ ھذہ القراءۃ التی سمعتہ یقرؤھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھکذا انزلت ۔ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا القراٰن انزل علی سبعۃ احرف فاقرأوا ما تیسر منہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہشام بن حکیم (رضی اللہ عنہ) کو سورۂ فرقان پڑھتے سُنا ۔ میں نے جب ان کی قرأت کی طرف کان لگائے تو وہ ایسے بہت سے حروف پر پڑھ رہے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں پڑھائے تھے ۔ قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر جھپٹ پڑوں لیکن میں نے انتظار کیا یہاں تک کہ اُنھوں نے سلام پھیر لیا ۔ پھر میں نے ان کو ان کی ردا (فرمایا اپنی چادر) سے کھینچا اور پُوچھا کہ تمہیں یہ سورت کس نے پڑھائی ۔ اُنھوں نے جواب دیا کہ یہ سورت مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ۔ میں نے ان سے کہا کہ تم غلط کہتے ہو ۔ اللہ کی قسم یہ سورت جو میں نے تمہیں پڑھتے ہوئے سُنی ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے ۔ پھر میں اُن کو کھینچتا ہُوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا اور کہا کہ یا رسول اللہ میں نے ان کو سورۂ فرقان ان حروف پر پڑھتے ہُوئے سُنا جو آپ نے مجھے نہیں پڑھائے حالانکہ آپ ہی نے مجھے سورۂ فرقان پڑھائی ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر ان کو چھوڑ دو ۔ پھر فرمایا اے ہشام تم پڑھو تو اُنھوں نے یہی

قرأت پڑھی جو میں نے اُن کو پڑھتے ہوئے سُنی تھی۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا (یہ سورت) اسی طرح نازل کی گئی۔ پھر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے تو جو چاہو پڑھو۔

۳۔ اخرج الامام احمد بسنده عن ابی قیس مولی عمرو بن العاص عن عمرو ان رجلا قرأ آیة من القرآن فقال له عمرو انما هی کذا و کذا۔ فذکر ذلك للنبی صلّی اللہ علیه وسلّم فقال ان هذا القرآن انزل علی سبعة احرف فای ذلك قرأتم اصبتم فلا تماروا

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے قرآن کی ایک آیت پڑھی اس سے عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا یہ آیت تو اس اس طرح ہے۔ پھر اس کا ذکر نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے کیا تو آپ نے فرمایا یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے جو حرف بھی ہو تم پڑھو وہ دُرست ہے۔ لہٰذا آپس میں جھگڑا مت کرو۔

۴۔ اخرج ابن جریر الطبری عن ابی هریرة انه قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیه وسلّم ان هذا القرآن انزل علی سبعة احرف فاقرء وا ولا حرج ولکن لا تختموا ذکر رحمة بعذاب ولا ذکر عذاب برحمة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا۔ پس جس پر چاہو بلا کسی حرج کے پڑھو، البتہ رحمت کے ذکر کو عذاب کے ساتھ اور عذاب کے ذکر کو رحمت کے ساتھ ختم نہ کرو۔

دوسری قسم

وہ حدیثیں جن میں آسانی وتسہیل کی خاطر سات کے عدد کا ذکر ہے۔

۱۔ روی البخاری ومسلم فی صحیحیهما

عن ابن عبّاس رضی اللہ عنهما انه قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیه وسلّم اقرأنی جبریل علی حرف فراجعته فلم ازل استزیده و یزیدنی حتی انتهی الی سبعة احرف

حضرت عبداللہ بن عبّاس رضؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے جبرئیل نے ایک حرف پر قرآن پڑھایا تو میں نے ان سے مراجعت کی اور میں

زیادتی طلب کرتا رہا اور وہ (قرآن کے حرفوں میں) اضافہ کرتے رہے یہاں تک کہ وہ سات حرفوں تک پہنچ گئے۔

۲ روی الامام احمد فی مسندہ عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

ان جبرئیل قال یا محمد اقرأ القرآن علی حرف۔ قال میکائیل استزدہ حتی بلغ سبعۃ احرف قال کل شاف کاف مالم تخلط آیۃ عذاب برحمۃ او رحمۃ بعذاب نحو قولک تعال واقبل وھلم واذھب واسرع و عجل

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جبرئیل (علیہ السّلام) نے کہا کہ اے محمدؐ قرآن کو ایک حرف پر پڑھیے۔ میکائیل (علیہ السلام) نے (نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سے) کہا اس میں اضافہ کروائیے۔ یہاں تک کہ معاملہ سات حروف تک پہنچ گیا۔ جبرئیل علیہ السّلام نے کہا ان میں سے ہر ایک شافی کافی ہے تاوقتیکہ آپ عذاب کی آیت رحمت سے یا رحمت کو عذاب سے مخلوط نہ کردیں۔ یہ ایسا ہی ہوگا جیسے تعال کے معنی کو اقبل ھلم اذھب اسرع اور عجل کے الفاظ سے ادا کریں۔

۳۔ روی مسلم بسندہ عن ابی بن کعب

قال کنت فی المسجد فدخل رجل یصلی فقرأ قراءۃ انکرتھا علیہ ثم دخل آخر فقرأ قراءۃ سوی قراءۃ صاحبہ فلما قضینا الصلاۃ دخلنا جمیعا علی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فقلت ان ھذا قرأ قراءۃ انکرتھا علیہ ودخل آخر فقرأ سوی قراءۃ صاحبہ فامرھما رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فقرأ فحسن النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم شانھما۔ فسقط فی نفسی من التکذیب ولا اذکنت فی الجاھلیۃ فلما رای رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ما قد غشینی ضرب فی صدری ففضت عرقا وکانما انظر الی اللہ عزوجل فرقا فقال لی یا ابی ارسل الی ان اقرأ القرآن علی حرف فرددت الیہ ان ھون علی امتی فرد الی الثانیۃ اقرأہ علی حرفین فرددت الیہ ان ھون علی امتی فرد الی الثالثۃ اقرأہ علی سبعۃ احرف ولک بکل ردۃ رددتھا

مسألة تسالنيها فقلت اللّٰهم اغفر لامتي اللهم اغفر لامتي و اخرت الثالثة ليوم يرغب الى الخلق كلهم حتى ابراهيم صلى الله عليه وسلم

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں تھا کہ ایک شخص داخل ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ اس نے ایک ایسی قرائت پڑھی جو مجھے اجنبی معلوم ہوئی۔ پھر ایک دوسرا شخص آیا اس نے پہلے شخص کے سوا ایک اور قرات پڑھی۔ پس ہم نے نماز ختم کر لی تو ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے میں نے عرض کیا کہ اس شخص نے ایک ایسی قرات پڑھی ہے جو مجھے اجنبی معلوم ہوئی۔ پھر ایک دوسرا شخص آیا۔ اس نے پہلے کی قرات کے سوا ایک دوسری قرائت پڑھی۔ اس پر آپ نے دونوں کو پڑھنے کا حکم دیا۔ ان دونوں نے قرات کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کی تحسین فرمائی۔ اس پر میرے دل میں تکذیب کے ایسے وسوسے آنے لگے کہ جاہلیت میں بھی ایسے خیالات نہیں آئے تھے۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری حالت دیکھی تو میرے سینے پر مارا جس سے میں پسینہ میں شرابور ہوگیا اور خوف کی حالت میں مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے اللہ کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے ابیّ پروردگار نے میرے پاس پیغام بھیجا تھا کہ میں قرآن کو ایک حرف پر پڑھوں میں نے جواب میں درخواست کی کہ میری اُمّت پر آسانی فرمائیے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے دوبارہ پیغام بھیجا کہ میں قرآن دو حرفوں پر پڑھوں۔ میں نے جواب میں درخواست کی کہ میری اُمّت پر آسانی فرمائیے تو اللہ تعالیٰ نے تیسری بار پیغام بھیجا کہ میں اسے سات حرفوں پر پڑھوں۔

۴۔ روی مسلم بسنده عن ابی بن کعب

ان النبي صلى الله عليه وسلم كان عند أضاة بني غفار قال فاتاه جبريل عليه السلام فقال ان الله يامرك ان تقرأ امتك القرآن على حرف فقال اسأل الله معافاته ومغفرته و ان امتي لا تطيق ذلك۔ ثم اتاه الثانية فقال ان الله يامرك ان تقرأ امتك القرآن على حرفين فقال اسأل

اللہ معافاتہ و مغفرتہ و ان امتی لاتطیق ذلک ثم جاءہ الثالثۃ فقال ان اللہ یامرک ان تقرأ امتک القرآن علی ثلاثۃ احرف فقال اسأل اللہ معافاتہ و مغفرتہ وان امتی لا تطیق ذلک ثم جاءہ الرابعۃ فقال ان اللہ یا مرک ان تقرأ امتک القرآن علی سبعۃ احرف فایما حرف قرء وا علیہ فقد اصابوا۔

ترجمہ: نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم بنو غفار کے تالاب ______ کے پاس تھے تو آپ کے پاس جبرئیل علیہ السّلام آئے اور کہا کہ اللہ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ کی اُمّت قرآن کو ایک حرف پر پڑھے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ میں اللہ سے معافی اور مغفرت مانگتا ہوں میری اُمّت میں اس کی طاقت نہیں ہے۔ پھر جبرئیل علیہ السّلام دوبارہ آپ کے پاس آئے اور کہا کہ اللہ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ کی اُمّت قرآن کو دو حرفوں پر پڑھے۔ آپ نے فرمایا میں اللہ سے معافی اور مغفرت مانگتا ہوں۔ میری اُمّت میں اس کی طاقت نہیں ہے پھر وہ تیسری بار آپ کے پاس آئے اور کہا کہ اللہ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ کی اُمّت قرآن کو تین حرفوں پر پڑھے۔ آپ نے پھر فرمایا میں اللہ سے معافی اور مغفرت مانگتا ہوں میری اُمّت میں اس کی طاقت نہیں ہے۔ پھر وہ چوتھی بار آپ کے پاس آئے اور کہا کہ اللہ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ کی اُمّت قرآن کو سات حرفوں پر پڑھے۔ پس اُمّت کے لوگ جس حرف پر پڑھیں گے۔ اُن کی قراءت درست ہو گی۔

۵۔ روی الترمذی عن ابی بن کعب ایضا قال

لقی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جبریل عند احجار المروۃ قال فقال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم لجبریل انی بعثت الی امۃ امیین فیھم الشیخ الفانی والعجوز الکبیرۃ والغلام ۔ قال فمرھم فلیقرء وا القرآن علی سبعۃ احرف

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ مروہ کے پتھروں کے پاس رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ملاقات جبرئیل علیہ السّلام سے ہوئی تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ان سے فرمایا مجھے ایک ان پڑھ اُمّت کی طرف بھیجا گیا ہے جن میں بُوڑھے بھی ہیں ،

بُوڑھیاں بھی ہیں اور بچّے بھی ہیں۔ حضرت جبرئیل نے کہا آپ اُن کو حکم دیجیے کہ وہ قرآن کوسات حرفوں پر پڑھیں۔

۶۔ وفی لفظ حذیفۃ

فقلت یا جبریل انی ارسلت الی امۃ امیۃ فیھم الرجل والمرأۃ والغلام والجاریۃ والشیخ الفانی الذی لم یقرأ کتابا قط قال ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا مَیں نے جبرئیل سے کہا کہ مَیں ایک اَن پڑھ اُمّت کی طرف بھیجا گیا ہوں جس میں مرد عورتیں بچّے بچّیاں اور ایسے لب گور بوڑھے جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی یہ سب ہی ہیں۔ تو جبرئیل علیہ السّلام نے جواب میں کہا کہ قرآن سات حرفوں پر نازل کیا گیا ہے۔

ان دو قسموں کی حدیثوں پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ دونوں کے مضمون مختلف ہیں۔ پہلی قسم کی حدیثوں میں اختلاف قراءت کا ذکر تو ہے، لیکن رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس بارے میں فقط یہ فرمایا کہ قرآن پاک سبعۃ احرف پر نازل کیا گیا ہے۔ جبکہ دوسری قسم کی احادیث میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی درخواست و مطالبہ پر یہ فرمایا گیا کہ آپ اپنی اُمّت کو سات طریقوں سے پڑھائیں یا آپ کی اُمّت سات طریقوں سے پڑھے۔ پھر وہ سات طریقے کیا ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس کی وضاحت ہے کہ وہ سات تک مرادفات ہیں۔ فرمایا جیسے تعالَ اقبل ھلم، اذھب، اسرع، عجل۔ ان دوسری قسم کی حدیثوں میں ان سات طریقوں کے منزل من اللہ ہونے کی تصریح نہیں ہے۔ سوائے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے کہ جس میں ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے یہ فرمانے پر کہ میری اُمّت تو اُمّی ہے اور اُس میں ایسے لوگ ہیں جنہوں نے کبھی کچھ پڑھا نہیں یہ کہا کہ ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف لیکن اس واقعہ سے متعلق جب حضرت عبد اللہ بن عبّاس، حضرت ابوبکرہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہم کی روایتوں کو دیکھیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ والی روایت بالمعنی ہے اور سات حروف یا سات

طریقوں سے پڑھنے کی اجازت کو انزل القرآن علی سبعۃ احرف کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے یا پھر مجاز پر محمول ہے۔ عام طور سے علماء و قراء حضرات ان سب حدیثوں کا ایک ہی مضمون مانتے ہیں اس لیے اُن کو ایک دوسرے پر محمول کرتے ہیں ــــــــــــ لیکن اس صورت میں سبعۃ احرف کی جو بھی تفسیر کی جائے وہ ایسی نہیں کہ اس پر کوئی اعتراض و اشکال باقی نہ رہتا ہو مثلاً

جب ان تمام حدیثوں میں سبعۃ احرف سے مراد سات لغات ہوں

۱۔ ابن جریر طبری رحمہ اللہ نے سبعہ احرف سے قبائل عرب کی سات لغات مراد لی ہیں اور وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دَور تک قرآن ان ساتوں حروف پر پڑھا جاتا تھا، لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب اسلام دُور دراز ممالک تک پھیلا تو ان حروف سبعہ کی حقیقت نہ جاننے کی وجہ سے لوگوں میں جھگڑے ہونے لگے۔ مختلف لوگ مختلف حروف پر قرآن کریم کی تلاوت کرتے اور ایک دوسرے کی تلاوت کو غلط ٹھہراتے تھے۔ اس فتنہ کے انسداد کے لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مشورے سے پوری اُمّت کو صرف ایک حرف یعنی لغت قریش کے مطابق سات مصاحف مرتب فرما کر مختلف صوبوں میں بھیج دیے اور باقی تمام مصاحف کو نذرِ آتش کر دیا تاکہ کوئی اختلاف پیدا نہ ہو سکے۔ لہٰذا اب صرف لغت قریش کا حرف باقی رہ گیا ہے اور باقی چھ حروف محفوظ نہیں رہے اور قراءتوں کا جو اختلاف آج تک باقی چلا آتا ہے وہ اسی ایک حرف قریش کی ادائیگی کے مختلف طریقے ہیں۔

اس قول پر ایک اعتراض یہ ہے کہ حافظ ابن جریر طبری رحمہ اللہ ایک طرف تو یہ فرماتے ہیں کہ ساتوں حروف منزل من اللہ تھے اور دوسری طرف یہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے مشورے سے چھ حروف کی تلاوت کو ختم فرما دیا حالانکہ یہ باور کرنا مشکل ہے کہ بلا دلیل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منزل من اللہ چھ حروف کو یکسر ختم کر دیا۔

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے چھ حروف تو اختلاف کے ڈر سے ختم فرما دیے اور قراءتیں جوں کی توں باقی رکھیں۔ افتراق و اختلاف کا جو اندیشہ مختلف حروف کو باقی رکھنے میں تھا وہ قراءات کے اختلاف میں بھی تو ہے؟

جب تمام حدیثوں سے مراد سات مرادفات ہوں

۲۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک صرف قریش کی لغت پر نازل ہُوا تھا، لیکن چونکہ اہلِ عرب مختلف علاقوں اور مختلف قبائل سے تعلق رکھتے تھے اور ہر ایک کے لیے اس ایک لغت پر قرآن کریم کی تلاوت بہت دُشوار تھی۔ اس لیے ابتدائے اسلام میں یہ اجازت دے دی گئی تھی کہ وہ اپنی علاقائی زبان کے مطابق مرادف الفاظ کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کر لیا کریں، چنانچہ جن لوگوں کے لیے قرآن پاک کے اصلی الفاظ سے تلاوت مشکل تھی۔ اُن کے لیے خود نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایسے مرادفات متعین فرما دیے تھے جن سے وہ تلاوت کر سکیں۔ یہ مرادفات قریش اور غیر قریش دونوں کی لغات سے منتخب کیے گئے تھے۔

لیکن یہ اجازت صرف اسلام کے ابتدائی دَور میں تھی۔ پھر جب رفتہ رفتہ اس قرآنی زبان کا دائرہ اثر بڑھتا گیا۔ اہلِ عرب اس کے عادی ہو گئے تو نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے وفات سے پہلے رمضان میں حضرت جبرئیل علیہ السّلام سے قرآن کا آخری دور کیا جسے عرضہ اخیرہ کہا جاتا ہے۔ اس موقع پر مرادفات سے پڑھنے کی یہ اجازت ختم کر دی گئی اور صرف وہی طریقہ باقی رہ گیا جس پر قرآن نازل ہُوا تھا۔

اس قول پر یہ اُلجھن ہے کہ قرآن پاک کی جو مختلف قراءتیں آج تک متواتر چلی آ رہی ہیں اس قول کے مطابق اُن کی حیثیّت واضح نہیں ہوتی۔

جب تمام حدیثوں سے مراد قراءت کے سات قسم کے اختلافات ہوں

۳۔ امام مالک، ابو الفضل رازی، ابن قتیبہ، ابو طیب اور علاّمہ جزری رحمہم اللہ کے نزدیک سبعۃ احرف سے مراد قراءات میں سات قسم کے اختلافات ہیں۔

اس قول پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ قرآن پاک کو سات حروف پر اس لیے نازل کیا گیا تاکہ اُمّت کے لیے تلاوتِ قرآن میں آسانی پیدا کی جائے۔ یہ بات لب و لہجہ سے تعلّق رکھنے والے کلمات تفخیم و ترقیق مدو امالہ وغیرہ میں تو سمجھ میں آتی ہے۔ لیکن الفاظ کی تقدیم و تاخیر اور حذف

واثبات میں سمجھ نہیں آتی ۔ مثلاً سورہ توبہ میں اعد لھم جنت تجری تحتھا الانھٰر اور تجری من تحتھا الانھٰر دو قراءتیں ہیں۔یہاں صرف مِنْ کی ادائیگی میں کونسی دشواری ہے اور اگر ہے تو یہ اختلاف اس جیسی تمام آیات میں ہونا چاہیے۔ صرف ایک مقام میں کیوں ہے؟

غرض اوپر ذکر کی دو قسم ———— کی حدیثوں کو ایک دوسرے پر محمول کرتے ہوئے سبعۃ احرف کی جو بھی تفسیر کی جائے وہ اعتراض اور الجھن سے خالی نہیں۔

ان دو قسم کی حدیثوں کو علیحدہ علیحدہ مضمون پر محمول کریں

البتہ اگر حدیثوں کی مذکورہ بالا دو قسموں کو علیحدہ علیحدہ مضمون پر محمول کیا جائے تو پھر انشاءاللہ کوئی اعتراض وارد نہ ہوگا۔اس کی تفصیل یہ ہے کہ پہلی قسم کی حدیثیں جن میں یہ مضمون ہے کہ انزل القرآن علی سبعۃ" احرف تو ان میں سبعۃ احرف سے مراد قراءات میں سات قسم کے اختلافات ہوں۔قرآن پاک انہی اختلافات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل ہوا۔ یہ اب تک باقی ہیں اور ان کا نسخ نہیں ہوا۔

دوسری قسم کی حدیثوں میں مرادفات کا ذکر ہے۔مرادفات کے عرضہ اخیرہ میں منسوخ ہونے کے بارے میں:

۱۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

"قرآن کریم نازل تو صرف قریش کی لغت پر ہوا تھا، لیکن چونکہ اہلِ عرب مختلف علاقوں اور مختلف قبائل سے تعلق رکھتے تھے اور ہر ایک کے لیے اس ایک لغت پر قرآن کریم کی تلاوت بہت دشوار تھی اس لیے ابتداء اسلام میں یہ اجازت دے دی گئی تھی کہ وہ اپنی علاقائی زبان کے مطابق مرادف الفاظ کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرلیا کریں، چنانچہ جن لوگوں کے لیے قرآن کریم کے اصلی الفاظ سے تلاوت مشکل تھی۔ان کے لیے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مرادفات متعین فرمادیے تھے جن سے وہ تلاوت کرسکیں۔یہ مرادفات قریش اور غیر قریش دونوں کی لغات سے منتخب کیے گئے تھے اور یہ بالکل ایسے تھے جیسے تعال کی جگہ ھلم یا اقبل یا ادن پڑھ دیا جائے معنی سب کے ایک

ہی رہتے ہیں، لیکن یہ اجازت صرف اسلام کے ابتدائی دَور میں تھی، جبکہ تمام اہلِ عرب قرآنی زبان کے پوری طرح عادی نہیں ہوئے تھے۔ پھر رفتہ رفتہ اس قرآنی زبان کا دائرہ اثر بڑھتا گیا۔ اہلِ عرب اس کے عادی ہو گئے اور ان کے لیے اسی اصل لغت پر قرآن کی تلاوت آسان ہو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات سے پہلے رمضان میں حضرت جبرئیل علیہ السلام سے قرآن کریم کا آخری دَور کیا جسے عرضہ اخیرہ کہا جاتا ہے۔ اس موقع پر یہ مرادفات سے پڑھنے کی اجازت ختم کر دی گئی اور صرف وہی طریقہ باقی رہ گیا جس پر قرآن نازل ہوا تھا۔"

(مشکل الآثار للطحاوی۔ بحوالہ علوم القرآن مولانا تقی عثمانی ص۱۰۸)

۲۔ محقق ابن جزری رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

ولا شك ان القرآن نسخ منه وغير فيه في العرضة الاخيرة فقد صح النص بذلك عن غير واحد من الصحابة و روينا باسناد صحيح عن زر بن حبيش قال قال لي ابن عبّاس اي القراءتين تقرأ قلت الاخيرة قال النبي صلّى الله عليه وسلم كان يعرض القرآن على جبرئيل عليه السلام في كل عام مرة قال فعرض عليه القران في العام الذي قبض فيه النبي صلّى الله عليه وسلم مرّتين فشهد عبدالله يعني ابن مسعود مانسخ منه وما بدل

(النشر في القراءات العشر ص ۳۲ ج ۱)

ترجمہ: "اس میں کوئی شک نہیں کہ عرضۂ اخیرہ کے موقع پر قرآن پاک میں نسخ اور تبدیلی ہوئی۔ اس کی تصریح متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے۔ ہم تک صحیح سند کے ساتھ زر بن حبیش رحمہ اللہ کا یہ قول پہنچا ہے کہ مجھ سے ابن عبّاس رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کونسی قراءت پڑھتے ہو۔ میں نے کہا آخری قراءت۔ زر بن حبیش رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ وجہ یہ تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو قرآن سنایا کرتے تھے اور جس سال آپ کی وفات ہوئی اس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو قرآن سنایا اس موقع پر جو منسوخ ہوا اور جو تبدیلی کی گئی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس کے شاہد تھے۔

ابن جزری رحمہ اللہ نے اپنے اس قول میں اگرچہ مرادفات کے عرضہ اخیرہ میں منسوخ ہونے

کی تصریح تو نہیں کی لیکن یہ قول ان کے نسخ پر اس طرح سے دلیل ہے کہ ابن جزری رحمہ اللہ نے عرضہ اخیرہ میں نسخ کے واقع ہونے کی تصریح کی ہے اور مرادفات ہی اس نسخ کا مصداق ہیں کیونکہ مرادفات کا وجود حدیث سے ثابت ہے اور ان کی بقاء بالاجماع ثابت نہیں اور کسی اور موقع پر ان کا منسوخ ہونا بھی ثابت نہیں ہے۔ لہٰذا قرین قیاس یہی ہے کہ عرضہ اخیرہ میں مرادفات ہی منسوخ ہوئے ہوں گے۔

۲۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں لغت قریش کے علاوہ باقی لغات موقوف کر دی گئیں۔ یہ قول بلا دلیل ہے کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب مصاحف لکھنے کے لیے ایک جماعت تشکیل دی تو اس جماعت سے فرمایا۔ اذا اختلفتم انتم و زید بن ثابت فی شئ من القران فاکتبوہ بلسان قریش فانما نزل بلسانھم جب تمہارے اور زید بن ثابت کے درمیان قرآن کے کسی حصّہ میں اختلاف ہو تو اسے قریش کی زبان پر لکھنا کیونکہ قرآن صرف ان کی زبان پر نازل ہُوا ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد سے صاف معلوم ہُوا کہ قرآن پاک کا نزول صرف لغت قریش پر ہُوا۔ اگر اور لغات پر بھی ہوتا جیسا کہ بعض وہ حضرات کہتے ہیں جو سبعۃ احرف سے سات لغات مُراد لیتے ہیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یُوں حصر کے ساتھ نہ فرماتے کہ انما نزل بلسانھم (قرآن پاک محض قریش کی لغت پر نازل ہُوا ہے)

۳۔ بعض حضرات نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے باقی لغات کو منسوخ نہ کرنے کی یہ دلیل دی ہے کہ روایت حفص کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں لغت قریش کے سوا اور لغات بھی موجود ہیں۔

اس دلیل سے خیال ہو سکتا ہے کہ شاید قرآن کا نزول سات لغتوں پر ہوا ہو یا سات نہیں تو بہر حال متعدد لغتوں پر ہوا ہو۔ اس خیال کے صحیح نہ ہونے کی دو وجہ

۱۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مذکورہ بالا ارشاد اس خیال کے منافی ہے۔

۲۔ کسی کلام میں چند ایک الفاظ کسی دوسری لغت کے آجانے سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ کلام دو لغتوں میں وارد ہُوا ہے بلکہ وہ ایک ہی لغت پر شمار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ وہ الفاظ اگرچہ اصالۃً دوسری لغت کے ہوں، لیکن اس لغت میں بھی اُن کا

استعمال ہونے لگا ہو بالکل غیر معروف نہ ہو۔

قرآن کو سبعۂ احرف (اقسام اختلاف) پرنازل کیے جانیکی حکمتیں

۱۔ اُمّت پر خصوصًا اہلِ عرب کے لیے سہولت و آسانی

۲۔ حکم کا بیان

قرآن پاک میں ہے وان کان رجل یورث کلالة أو امرأة وله أخ أو اخت فلکل واحد منھما السدس اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی قراءت میں ہے۔ وله اخ او اخت من ام۔ اس قراءت میں من ام کے زائد ہونے سے ظاہر ہوا کہ مذکورہ حکم میں بھائی بہنوں سے ماں شریک بھائی بہن مراد ہیں۔

۳۔ دو مختلف حکموں کو جمع کرنا۔

مثلاً قرآن پاک میں ہے فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوھن حتی یطھرن ۔ یطھرن ایک قراءت میں طاء کے سکون کے ساتھ ہے اور دوسری قراءت میں طا کی تشدید کے ساتھ ہے۔ مشدد کا صیغہ عورتوں کے حیض سے طہارت میں مبالغہ کا مطلب دیتا ہے جس سے یہ بات حاصل ہوئی کہ حیض سے پاک ہونے کے بعد عورت جب غُسل کر لے اُس وقت اُس قربت کی جائے۔

۴۔ دو مختلف حالتوں میں دو مختلف شرعی حکموں پر دلالت

قرآن پاک میں ہے۔ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وا مسحوا برءوسکم وارجلکم الی الکعبین اس آیت میں ارجلکم کی لام ہر ایک قراءت میں نصب ہے، اور دوسری قراءت میں جر ہے۔

نصب کی صورت میں پاؤں دھونے کا حکم ہے جبکہ پاؤں ننگے ہوں اور جر کی صورت میں مسح کرنے کا حکم ہے، جبکہ پاؤں پر چمڑے موزے پہنے ہوئے ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں حکموں کو اسی طرح بتایا ہے۔

۵۔ جو مراد نہ ہو اس کے وہم کا دفعیہ

آیت ہے۔ یا ایھا الذین آمنو اذا نودی للصلاۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکراللہ اور دوسری قرأت میں ہے فامضوا الی ذکر اللہ

فاسعوا سے یہ وہم ہو سکتا تھا کہ تیز تیز چلنے کا حکم ہے حالانکہ وہ مراد نہیں ہے۔ اس وہم کا دفعیہ فامضوا کے لفظ سے ہوگیا۔ کیونکہ اس کے معنی میں تیزی اور سرعت شامل نہیں ہے۔

۶۔ ایسے لفظ کا بیان جو بعض پر مبہم ہو۔

وتکون الجبال کالعھن المنفوش اور ایک اور قرأت میں ہے کالصوف المنفوش دوسری قرأت سے معلوم ہُوا کہ عھن سے مراد صوف (اون) ہے۔

۷۔ ایسے عقیدے کی وضاحت جس میں بعض لوگ گمراہ ہوئے۔

جنت کے بارے میں آیت ہے واذا رأیت ثَمَّ نعیما و ملکا کبیرا

ایک قرأت میں ملکا کی میم کا ضمہ اور لام کا سکون ہے جبکہ دوسری قرأت میں کا فتحہ اور لام کا کسرہ ہے۔ دوسری قرأت سے جنّت میں مومنین کے لیے اللہ تعالیٰ کا دیدار ہونا ثابت ہُوا۔

تنبیہ

اس موضوع سے متعلّق وہ روایات جن میں کوئی ایسی تصریح یا قرینہ موجود نہیں جس کی وجہ سے ان کے کسی ایک قسم میں داخل ہونے کا حتمی قول کیا جا سکے تو ایسی روایات بہرحال ان ہی دونوں قسموں میں سے کسی قسم میں داخل ہَیں مثلاً

روی الحاکم وابن حبان بسندھما عن ابن مسعود قال

اقرأنی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سورۃ من آل حم فرحت الی المسجد فقلت لرجل اقرأھا۔ فاذا ھو یقرأھا حروفا ما اقرأھا فقال اقرأنیھا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فانطلقنا الی رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فاخبرناہ فتغیر وجھہ وقال انما اھلك من قبلکم الاختلاف ثم اسر الی علی شیئا فقال علی ان رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم یامرکم ان یقرأ کل رجل منکم کما علم قال فانطلقنا وکل رجل یقرأ حروفا لا یقرؤھا صاحبہ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہَیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مجھے حم والی ایک

(بقیہ بر ص ۵۳)

۲۸ / اپریل کو جناب حاجی صغیر احمد صاحب مدظلہم (مالک مدینہ اسٹیشنری مارٹ) کے جواں سال صاحبزادے حبیب احمد کو دھنی رام روڈ پر نا معلوم افراد نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون - یہ ظالمانہ قتل حاجی صاحب اور ان کے خاندان کے لیے انتہائی دردناک حادثہ ہے اور حاجی صاحب سے تعلّق رکھنے والا ہر شخص یہ محسوس کر رہا ہے کہ جیسے یہ حادثہ خود اس پر گزرا ہو، جواں سال بیٹے کی ناگہانی موت کے موقع پر حاجی صاحب سفرِ حج پر تھے وہیں ان کو اس حادثہ کی اطّلاع ملی - ایسے موقعہ پر غیر حاضری بعض اوقات صدمہ کا احساس بڑھا دیتی ہے - دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرما کر اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور اس حادثہ پر والدین اور دیگر پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرما کر اُن کے گناہوں کا کفّارہ اور درجات کی بلندی کا سبب بنائے۔

جملہ مرحومین کے لیے جامعہ میں دُعاءِ مغفرت اور ایصالِ ثواب کیا گیا۔ (مدیر)

بقیہ حروفِ سبعہ

سورت سکھائی - پھر میں مسجد میں گیا اور مَیں نے ایک شخص کو وہی سورت پڑھنے کو کہا تو وہ اس کو ان حروف پر پڑھنے لگا جو میں نہیں پڑھتا تھا اور اس نے کہا کہ مجھے اس طرح رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے پڑھایا ہے - ہم رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پاس گئے اور آپ کو یہ بات بتائی تو آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا - اور آپ نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں کو اختلاف نے ہلاک کیا - پھر آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے (حضرت) علی سے کچھ سرگوشی کی تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم تم کو حکم دیتے ہیں کہ تم میں سے ہر شخص اسی طرح قرآن پڑھے جس طرح اس کو سکھایا گیا ہے - تو ہم چلے آئے اور ہم میں سے ہر شخص ان حروف پر پڑھتا تھا جن پر دوسرا نہیں پڑھتا تھا۔